بائبل میں ردّ و بدل

حصّہ دوم

محمد اسلم رانا بی اے (آنرز) ڈی او پی گریجویٹ ۲ ملک پارک شاہدرہ لاہور

کتبہ
عبدالمجید امجد

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

سلطان پرنٹرز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مفکرِ مسیحیت و نقادِ بائبل رانا محمد اسلم نے بائبل کے دوسرے حصے یعنی عہد نامہ جدید میں کی گئی بے شمار تبدیلیوں میں سے مشتے از خروار سے کے طور پر چند ایک ٹھوس حوالوں کے ساتھ نشان دہی کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ عہد نامہ جدید بائبل کے پہلے حصہ عہد نامہ عتیق کی طرح جس پر قبل ازیں اسی رسالہ کے پہلے حصہ میں مفصل بحث کی جا چکی ہے۔ بھی بے حد تحریف کا شکار ہوا ہے۔ اس لئے اصلیت پر پردہ پڑتا جا رہا ہے۔ اور حقیقت گم ہو کے رہ گئی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا پیش کردہ "دین سینٹ پولوس (Paul) کی خود ساختہ عیسائیت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ مسیحی علماء کے چند ایک اقتباسات پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

معلومات عامہ کی مشہور اور مستند ترین کتاب انسائیکلوپیڈیا برٹینکا کا اعلان ہے:

"یونانی اور عبرانی مخطوطات کے مطالعہ کی روشنی میں اس نظریہ کو قائم نہیں رکھا جا سکتا کہ بائبل الہامی ہے۔"

کنٹربری کے لاٹ پادری نے ایک کمیشن ۱۹۳۰ء میں مقرر کیا۔ جس

نے انسائیکلوپیڈیا کے بیان کی تائید کر دی ۔

۱۶۱۱ء میں شاہ جیمز والی انگلستان کی بائبل نے سابقہ ترجموں کی جگہ لے لی ۔ تقریباً دو سو پچاس ۲۵۰ سال بعد امریکی بائبل نظر ثانی کمیٹی نے شاہ جیمز والے متن میں بیس ہزار کے قریب غلطیوں کی نشان دہی کی ۔ اس سے قرآن کریم کے چودہ صد سالہ اس اعلان کی بھر تصدیق ہوتی ہے ۔ کہ

یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ

کہ اہلِ کتاب کلمات میں تحریف کرتے رہتے ہیں

ہم دعوت دیتے ہیں کہ آیئے سچائی کو قبول کیجئے اور قرآن حکیم پر ایمان لایئے ۔

اختر احسن

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷	انجیل متی یسعیاہ کی پیش گوئی میں تبدیلیاں	۱
۹	تبدیلیوں کا تجزیہ	۲
۱۰	مرکزی اٹھتا یا پیغام	۳
۱۲	مسیح کی آمد ثانی	۴
۱۳	غیر مستند قول	۵
۱۳	انجیل مرقس	۶
۱۴	انجیل متی	۷
۱۴	انجیل مرقس کے آخری بارہ درس	۸
۲۰	انجیل لوقا	۹
۲۱	مسیح کا صعود آسمانی	۱۰
۲۲	انجیل یوحنا	۱۱
۲۵	کتاب اعمال	۱۲
۲۶	اختلافات کی حد ہوگئی	۱۳
۲۸	کیا بیٹی کے ساتھ شادی جائز ہے ؟	۱۴
۳۰	پانچواں باب بائبل تبدیل کرنیکی کوششیں	۱۵

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۳۱	مسیحؑ کا وعدہ	١٦
۳۲	کیا صرف مسیح ہی عورت کی نسل سے تھا	١٧
۳۳	موروثی گناہ کرے کوئی بھرے کوئی	١٨
۳۴	یہودیوں نے مسیح کو رد کردیا	١٩
۳۸	مسیحؑ کی تقریباً تین سالہ تبلیغی زندگی	٢٠
۳۹	نبی کی پیش گوئی	٢١
۳۹	ہفتہ کی اتوار میں تبدیلی	٢٢

چوتھا باب

عہد نامۂ جدید (اناجیل) میں ردّوبدل

عہد عتیق میں یہودی اور مسیحی دونوں قومیں تبدیلیاں کرتی ہیں جب کہ عہد جدید کا یہ کاروبار صرف مسیحی ہاتھوں میں ہے،

(۱) انجیل متی یسعیاہ کی پیشگوئی میں تبدیلیاں

پروٹسٹنٹ اردو بائبل بائبل کی کتاب یسعیاہ ۷ : ۱۴ کے مطابق:

"دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی"،

انجیل متی میں یسعیاہ نبی کے ان الفاظ کو مسیح کی پیشگوئی بتایا گیا ہے، مذکورہ الفاظ کو یوں تبدیل کر دیا گیا،

"دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ" (متی ۱ : ۲۳)

آتھورائزڈ ورشن مشہور انگریزی ترجمہ آتھورائزڈ ورشن میں الفاظ اس طرح ہیں،

"یسعیاہ! دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔

متی :- دیکھو ایک کنواری بچہ والی ہو گی اور بیٹا جنے گی اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔ جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ"

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن ۱۹۴۶ء بھی مطالعہ فرمائیے: یسعیاہ ، دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھے گی" حاشیہ میں ہے "یا کنواری"

دی نیو انگلش بائبل

یسعیاہ : ایک جوان عورت بچہ کے ساتھ ہے اور وہ بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوآیل رکھے گی ۔

حاشیہ : "یا تم رکھو گے ، تو رکھے گا ۔"

متی ! کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھا جائے گا ۔ اس نام کا مطلب ہے ۔ خدا ہمارے ساتھ ۔

گڈ نیوز بائبل

یسعیاہ ! ایک جوان عورت جو کہ حاملہ ہے بیٹا جنے گی اور اس کا نام عمانوآیل رکھے گی ، حاشیہ ، جوان عورت ، یہاں جس عبرانی لفظ کا " جوان عورت " ترجمہ کیا گیا ہے "کنواری" کے لئے خاص اصطلاح نہیں ہے ۔ متی ۱ : ۲۳ میں کنواری کا استعمال عہد عتیق کے ایک یونانی ترجمہ سے لیا گیا ہے جو یسعیاہ کے قریباً پانچ سو برس بعد کیا گیا تھا ۔

متی : ایک کنواری حاملہ ہو گی اور بیٹا جنے گی اس کا نام عمانوآیل رکھا جائے گا ۔ (جس کے معنی ہیں ، خدا ہمارے ساتھ ۔)

کیتھولک اُردو بائبل

یسعیاہ ، دیکھ ، کنواری حاملہ ہو گی اور اس سے بیٹا ہو گا اور وہ اس کا نام عمانوایل رکھے گی ۔

حاشیہ! "کنواری" روائت کے مطابق اور قدیم یونانی ترجمہ کے ساتھ عبرانی لفظ "علمہ" کا کنواری سے مترجم ہونا لازم ہے،

متی! دیکھو کنواری حاملہ ہوگی، اور اس سے بیٹا ہوگا اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے، خدا ہمارے ساتھ ہے۔

تبدیلیوں کا تجزیہ

پروٹسٹنٹ اردو ترجمہ کے مطابق متی نے پیشگوئی اقتباس کرتے وقت الفاظ تبدیل کر ڈالے، اصل پیشگوئی میں بیٹے کا نام عمانوآیل کنواری ماں نے رکھنا تھا، لیکن متی کے مطابق ماں نے نہیں (بیٹے کے گھر یا قبیلہ والوں نے) رکھنا تھا، آتھورائزڈ ورشن میں یہ تبدیلی نمایاں ہے، ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن کے متن میں کنواری کی بجائے جوان عورت مرقوم ہے کنواری کا لفظ حاشیہ میں چلا گیا ہے، اور عمانوآیل کا ترجمہ بریکٹ میں چلا گیا ہے، نام رکھنے کا جھگڑا یہاں بھی قائم ہے، دی نیو انگلش بائبل میں الفاظ دونوں جگہ مختلف ہیں، عمانوایل کا ترجمہ بریکٹ سے باہر نکل آیا ہے، نام رکھنے پر حاشیہ قابل غور ہے، گڈ نیوز بائیل میں ترجمہ پھر بریکٹ میں ہے، جوان عورت پر حاشیہ فیصلہ کن ہے، اور بھانڈا پھوڑنے والا ہے، کیتھولک بائبل میں ترجمہ بریکٹ سے نکلا ہوا ہے، حاشیہ میں عبرانی لفظ علمہ کا ترجمہ "کنواری" بتایا گیا ہے، جب کہ پادری جے علی بخش کے الفاظ ہیں!

"جس عبرانی لفظ کا ترجمہ نوجوان عورت یا کنواری عورت کیا گیا، اس میں کنوارپن پر زور نہیں، اگر نبی اس بات پر زور دینا چاہتا تو دوسرا لفظ استعمال کرتا، جس کے خاص معنے کنواری ہی کے ہوتے ہیں" (پیشین گوئیاں، مصنفہ پادری جے علی بخش، مطبوعہ ۱۹۶۹ء، صفحہ ۸۰)

مشنری نہلز لفظ علمہ کا ترجمہ "غیر شادی شدہ جوان عورت" بتاتے ہیں،

(CHRISTIANS ANSWER MUSLIMS BY GERHARD NEHLS, 1980, P. 80).

پس واضح ہوا کہ (۱) یسعیاہ کی "پیشگوئی" غلط تھی تاریخ سے اس کا پورا ہونا ثابت نہیں، (۲) یہ پیشگوئی مسیح پر صادق نہیں آتی کیونکہ اس کا نام ماں یا اس کے قبیلہ والوں نے عمانوایل نہیں رکھا تھا، مسیح کو عمانوایل نہیں یسوع مسیح یا یسوع یا مسیح پکارا جاتا ہے، مزید برآں (۳) یسعیاہ نے جوان عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہونے کی "پیشگوئی" کی تھی جبکہ مسیح بیٹا کنواری مریم کے ہاں پیدا ہوا تھا،

پتہ نہیں چلتا کہ عورت کا جنا ہوا عمانوایل یہودیت کی تاریخ کے کس کونے میں چھپا بیٹھا ہے؟ مسیح اس کا مصداق کیسے ہوا،

(۱۱) معجزہ طلبی

علماء یہود نے مسیح سے معجزہ طلب کیا جو معہ جواب درج ذیل ہے:

اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا، اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں، اس نے جواب دے کر ان سے کہا اس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں، مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا، کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا (متی ۱۲: ۳۸-۴۰)

مر کر جی اٹھنا یا پیغام

پادری ڈملو اپنی تفسیر میں اس موقع پر لکھتے ہیں:-

"اس سے بعض علماء کے ہاں ہمارے خداوند کا مر کر جی اٹھنا اور بعضوں کے نزدیک ہمارے خداوند کا پیغام مراد ہے۔ سوال درس۔ ہم کے سچا اور مستند ہونے کا ہے اگر یہ قول صحیح ہے تو نشان یقیناً مر کر جی اٹھنا ہے۔ اور اگر یہ قول غیر مستند اور غلط ہے تو عین ممکن ہے۔ کہ نشان سے مراد ہمارے خداوند کا پیغام ہو۔"

(A COMMENTARY ON THE HOLY BIBLE : 1944
PP669, 70)

یاد رہے کہ مسیح قبر میں زیادہ سے زیادہ دو راتیں اور ایک دن رہا تھا۔
(انجیل مرقس الباب ۱۵، ۱۶) یوناہ کی طرح تین دن رات نہیں (کتاب یوناہ ۱: ۱۷)

(۱۱) جن نکالنا شاہ جیمز کی بائبل میں ہے:

"تاہم یہ قسم دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکل سکتی" (انجیل متی ۱۷: ۲۱)
ریوائزڈ ورشن ۱۹۴۶ء، گڈ نیوز بائبل اور دی نیو انگلش بائبل میں یہ درس بمعہ نمبر غائب ہے، اور حاشیہ میں درج ہے۔ اردو ترجمہ ۱۸۷۰ء میں موجود ہے۔ مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکالے جاتے" اردو بائبل ۱۹۱۶ء میں بمعہ نمبر غائب ہے۔ کیتھولک بائبل میں یہ درس متن میں درج تو ہے۔ لیکن عدد ۲۱ بریکیٹ میں ہے۔ پروٹسٹنٹ اردو بائبل میں یہ الفاظ باقاعدہ متن میں بریکیٹ میں ہیں "لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی"

پادری سکافیلڈ بتاتے ہیں کہ دو بہترین مسودے درس ۲۱ حذف کرتے ہیں۔

(THE NEW TESTAMENT EDITED BY REV. C. I SCOFIELD D.D. 1917)

پادری نیلز شاہ جیمز کی بائبل ۱۶۱۱ء میں ترجمہ کی گئی تھی۔ اس کے بعد بالخصوص موجودہ اور انیسویں صدی کے دوران بڑی تعداد

ہیں دیگر بہت سے معقول اور پرانے مسودے دستیاب ہوئے جو آکسفورڈ ورشن کے مترجمین کو مہیا نہیں تھے۔ ان کی بدولت ہم کہیں بہتر پوزیشن میں ہیں، کہ غلطیاں اور الحاقات دریافت کر سکیں۔ جو تحریر کتاب کی اصل عبارت میں داخل ہو جائے۔ اسے الحاقی کہتے ہیں۔ شاید کسی عالم نے متن کے حاشیہ میں تفسیر، نوٹ یا متوازی پیراگراف درج کیا۔ آئندہ نقل کرنے والے نے اسے بھی نقل کر دیا۔ اس طرح وہ عبارت نئے مسودہ میں مقدس کتاب کے متن کی حیثیت سے پا گئی۔ اسی سے مابعد کی نقلیں تیار کی جاتی رہیں۔

مسیحؑ کی آمد ثانی

مسیحؑ کی آمد ثانی مسیحیوں کا ایک مشہور عقیدہ ہے۔ لیکن جدید تحقیقات کے مطابق مسیحؑ کی آمد ثانی سے متعلق حوالے بھی بائبل کے مشکوک متن کے سلسلہ میں ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ پادری برکت اللہ لکھتے ہیں:

"اس رسالہ کے مقدمہ میں ہم نے . . . یہ ذکر کیا تھا کہ انجیل کا ایک حصہ جس کو ہم نے حرف تہجی ک سے موسوم کیا تھا۔ جو کلمۃ اللہ کے کلمات طیبات پر مشتمل ہے۔ اور جو غالباً آپ کی حین حیات میں لکھا گیا تھا۔ اس حصہ ک میں یہ آیات جن میں آمد ثانی کا زمانہ قریب میں ہے۔ بالکل نہیں پائی جاتیں۔ چنانچہ ڈاکٹر رشیڈآل کہتا ہے کہ "یہ یقینی امر ہے۔ کہ ان آیات میں سے ایک آیت بھی ک میں نہیں پائی جاتی۔ پس یہ گمان یقین کا درجہ حاصل کر لیتا ہے کہ یہ آیات کلمۃ اللہ کے خیالات کو ظاہر نہیں کرتیں، بلکہ حواریوں کے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔ (تفصیلات کلمۃ اللہ کی تعلیم مصنفہ پادری برکت اللہ مطبوعہ ۱۹۵۲ صفحہ ۱۷۹)

یعنی آمدِ ثانی کے بارے میں بیانات اناجیل نویسوں کے اپنے ہوں یا مسیح کے شاگردوں کے مسیح کے اپنے بہر حال نہیں ہیں۔

غیر مستند قول

(۷) **تثلیثی فارمولا** انجیل متی کے آخر میں مسیح کا قول ہے :" پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔"

پادری ڈملو لکھتے ہیں : " بعض جدید نقاد اسے الحاقی یا کم از کم مسیح کا ایک غیر مستند قول قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے، کہ عہدِ جدید میں تمام بپتسمے یسوع کے نام پر بنائے گئے ہیں۔ تثلیث کے نام پر نہیں (کتاب اعمال ۲ : ۳۸ ، ۸ : ۱۶ ، ۱۰ : ۴۸ ، ۱۹ : ۵) چنانچہ تثلیثی مسئلہ لازمی طور پر مسیح کے شاگردوں کے زمانہ کے بعد کی پیداوار ہے"

پروفیسر پیک اپنی کتاب کے ص ۹۴۵ پر لکھتے ہیں : " کئی نقاد اس مقولہ کو مشکوک سمجھتے ہیں۔"

(۲) انجیل مرقس

(۱) قارئینِ کرام یہ معلوم کر کے ضرور حیران و پریشان ہوں گے، کہ بائبل کا متن تبدیل کرنے والوں میں خود مسیح کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔ بائبل کی کتاب اول سموئیل ۲۱ : ۱ میں مرقوم ہے :

" اور داود، نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا۔"

اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسیح نے کہا: "وہ کیونکر ابیاتر، سردار کاہن کے دنوں میں خدا کے گھر گیا۔" (انجیل مرقس ۲: ۲۶)

انجیل متی

انجیل متی کا مصنف اور تبدیلی

انجیل متی ۱۹: ۱۶، لوقا ۱۸: ۱۸ اور مرقس ۱۰: ۱۷ میں ایک نوجوان کا مسیح کے ساتھ مکالمہ مرقوم ہے۔ پادری ڈملو انجیل مرقس کے حوالہ پر لکھتے ہیں:-

انجیل مرقس اور انجیل لوقا کے مطابق نوجوان کہتا ہے "اے نیک اُستاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں"۔

یسوع نے اس سے کہا۔ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟ بموجب متی نوجوان نے کہا "اے استاد میں کون سی نیکی کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟" یسوع نے جواب میں کہا "تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟" صحیح متن انجیل مرقس اور انجیل لوقا کا ہے۔ انجیل متی کے مصنف (یا شاید کسی ابتدائی کاتب نے، کیونکہ یہ سوچنے کی معقول بنیاد موجود ہے کہ متی کی انجیل کا اصل متن بھی مرقس اور لوقا کے مطابق ہی تھا) متن کو ذرا سا تبدیل کر دیا، تاکہ قاری کہیں یہ فرض نہ کر لے کہ مسیح نیک ہونے سے انکاری تھا۔"

انجیل مرقس کے آخری بارہ ورس

انجیل مرقس کا آٹھواں ورس ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے "کیونکہ وہ ڈرتی تھیں"۔ عام مسیحی عقیدہ کے مطابق مسیح کو جمعہ کے روز صلیب دیا گیا اور

اسی دن شام کو انہیں دفن کیا گیا (یہودی سبت کو مانتے ہیں یعنی ہفتہ کے روز کچھ کام نہیں کرتے) اتوار کو صبح سویرے دیکھنے پر قبر خالی پائی گئی مختلف مسیحی کتب مقدسہ کے اختلافی بیانات کے مطابق مسیحؑ نے مردوں میں سے جی اٹھنے پر مختلف لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور آسمانوں پر چڑھ جانے سے پیشتر بالاختلاف کئی روز تک دکھائی دیتے رہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق مسیح کے مُردوں میں سے جی اٹھنے اور آسمانوں پر چڑھ جانے کے بیانات جعلی اور الحاقی ہیں، جنہیں کتب مقدسہ کے اصلی مصنفین نے نہیں لکھا تھا۔ بلکہ ان کے بعد ایسی تحاریر مقدس کتابوں میں درج کر دی گئیں۔

انجیل مرقس کے سولھویں باب کے آخری بارہ درس میں مسیحؑ کے مُردوں میں سے جی اٹھنے، اپنے باقی گیارہ شاگردوں اور بعض دوسرے لوگوں سے ملاقاتیں کرنے اور آسمانوں پر اُٹھائے جانے کا ذکر قدرے تفاصیل سے ہے۔ مختلف مسیحی علماء و محققین کی زبانی ان دروس کی حیثیت کا مطالعہ تحریرِ خدمت ہے، جو دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ بصیرت افروز بھی ہے۔

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن اس انگریزی ترجمہ میں انجیل مرقس سولھویں باب کے آٹھویں درس پر ختم ہو جاتی ہے

حاشیہ نمبر ۱ میں لکھا ہے، کہ دوسرے مسودے اور نسخے باب ۱۶ دروس ۹ تا ۲۰ کی بجائے جو پیراگراف درج کرتے ہیں۔ اس کا اردو بائبل کے ساتھ اختلاف اس قدر ہے:

اردو بائبل " انہوں نے بھی جا کر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " (مرقس ۱۶: ۱۳)

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن " انہوں نے واپس جا کر۔ ۔ ۔ ۔ "

حاشیہ ۲: دوسرے قدیم مسودے درس ۸ کے بعد یہ اضافہ کرتے ہیں:۔ "لیکن انہیں جو کچھ بتایا گیا تھا۔ انہوں نے مختصر طور پر پطرس اور اس کے ساتھیوں کو اس کی اطلاع دے دی اور اس کے بعد خود یسوع نے ان کے ذریعے سے مشرق و مغرب تک ابدی نجات کا مقدس اور نہ فنا ہونے والا پیغام پہنچایا۔"

دی نیو انگلش بائبل

حاشیہ ۱: درس ۸ پر نوٹ لکھا ہے "کچھ قدیم نسخے اس مرحلہ پر کتاب کو ختم کر دیتے ہیں:"

حاشیہ ۲: "کچھ نسخے اس پیراگراف کا اضافہ کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نسخہ اس پیرا پر کتاب کو ختم کرتا ہے:"

"اور انہوں نے یہ تمام ہدایات مختصر طور پر پطرس اور اس کے ساتھیوں کو دے دیں۔ بعد میں خود یسوع نے ان کے ذریعے سے مشرق سے مغرب تک ابدی نجات کا مقدس اور نہ فنا ہونے والا پیغام پہنچایا۔"

اس بائبل میں مذکورہ بالا پیرا درس ۸ کے بعد بغیر نمبر درج ہے۔ اس کے بعد پھر نمبروار دروس ۹ تا ۲۰ شروع ہو جاتے ہیں۔

حاشیہ نمبر ۳: کچھ نسخے دروس ۹ تا ۲۰ پیراگراف "اور انہوں نے ۔۔۔۔ پہنچایا" کی بجائے یا اس کے ساتھ درج کرتے ہیں دوسرے نسخوں میں مزید اضافی عبارت درج ہے۔

گڈ نیوز بائبل

(۱) دروس ۹ تا ۲۰ باقاعدہ متن ہیں لیکن بریکٹ میں بعنوان "انجیل کا ایک قدیم خاتمہ" مرقوم ہیں۔

حاشیہ میں لکھا ہے "کچھ مسودوں اور قدیم تراجم میں یہ خاتمہ (۹-۲۰) نہیں ہے۔

(iii) اس کے بعد روس ۹، ۱۰ نمبروار لکھ کر ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن حاشیہ ۲ والا پیرا درج ہے۔ اس کا عنوان ہے "ایک اور خاتمہ"۔ حاشیہ میں لکھا ہے "کچھ نسخوں اور قدیم تراجم میں لمبے پیرا کے ساتھ یہ نسبتاً چھوٹا خاتمہ بھی مرقوم ہے۔

دی بائبل فار ٹوڈے

اس بائبل میں "وہ ڈرتی تھیں" کے بعد اردو بائبل والا پیراگراف متن میں شامل ہے۔

حاشیہ: "اس انجیل کے قدیم ترین نسخے ان الفاظ سے آگے نہیں جاتے۔ بعد کے نسخوں میں مختلف خاتمے درج ہیں۔ مقبول ترین یہاں چھاپا گیا ہے۔"

پادری ڈملو

پادری ڈملو اپنی تفسیر میں اس موقع پر لکھتے ہیں :- "۹ تا ۲۰ - انجیل کا خاتمہ چوتھی صدی مسیحی سے آٹھویں صدی کے درمیان لکھے جانے والا ایک نسخہ انجیل کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے۔

"جن باتوں کا انہیں مختصر (یا فوری) طور پر حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو بتا دیں۔ اس کے بعد خود یسوع نے ان کے ذریعے سے مشرق سے مغرب تک ابدی نجات کا مقدس اور نہ فنا ہونے

والا پیغام پہنچایا۔"

"اندرونی شہادت سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری بارہ دروس مقدس مرقس کے تحریر کردہ نہیں ہیں۔ کیونکہ (۱) اصلی خاتمہ میں مسیح کے گلیل میں ظہور کا ذکر یقینی طور پر تھا۔ (مرقس ۱۶ : ۷ بمقابلہ ۱۴ : ۲۸) اس میں نہیں ہے۔ (۲) سٹائل بھی حقائق کی ایک ننگی سی فہرست ہے۔ مقدس مرقس کی طرح خوب صورت تفاصیل نہیں ہیں۔

(۳) اس حصہ میں بہت سے ایسے الفاظ اور اصطلاحات ہیں جو مرقس نے کبھی استعمال نہیں کئے تھے۔

(۴) مرقس ۱۶ : ۹ سے عبارت اچانک شروع ہو جاتی ہے۔ اور پہلے بیان کا تسلسل نہیں ہے۔

(۵) مریم مگدلینی کا تعارف (۱۶ : ۹) ایسے کیا گیا ہے۔ گویا پہلے اس کا ذکر نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ پہلے اس کی طرف دو بار اشارہ کیا گیا تھا (۱۵ : ۴۷، ۱۶ : ۱)

(۶) پطرس کی طرح اس حصہ سے ابتدائی بلکہ بالکل دوسری روایت ظاہر ہوتی ہے۔ خاص کر انجیل متی اور انجیل لوقا ۲۴ : ۱۳ پر مبنی ہے

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا "انجیل مرقس کے مستند متن کا آخری درس ۱۶ : ۸ ہے۔ مابعد کے دروس

(۹ - ۲۰) جو بہت سے یونانی مسودوں اور بائبل کے تقریباً تمام تراجم میں ملتے ہیں۔ کچھ بہترین مسودوں میں غائب ہیں۔ یہ خلاصہ واضح طور پر بعد کی تصنیف ہے۔ ان دروس کی اصلیت قدیم کلیسیا (یوسیفس اور جیروم) کے ہاں بھی مشکوک تھی۔ ایک متقابلتہً دوسرا چھوٹا خاتمہ بھی

اسی طرح جعلی ہے۔ علماء اس پر مختلف الخیال ہیں۔ کہ آیا مستند متن کا آخری فقرہ (کیونکہ وہ ڈرتی تھیں) اصل خاتمہ تھا۔ شاید مرقس کو انجیل مکمل کرنے سے منع کر دیا گیا تھا یا اس نے ایک اور خاتمہ لکھا تھا۔ جواب ناپید ہے!"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینکا مطبوعہ ۱۹۶۹ء جلد ۱۴ صفحہ ۹۰۵ کالم ۱)

پروفیسر پیک پروفیسر پیک رقم طراز ہیں:

"۱۶: ۱-۸ یہ مشکل ہی اصل خاتمہ معلوم ہوتا ہے درحقیقت آخری فقرہ مکمل نہیں ہے۔ ۱۶: ۹-۲۰ یہ دروس کچھ مسودوں میں پائے جانے والے نسبتاً دو لمبے اختتامیوں پر مشتمل ہیں۔

پادری سکافیلڈ پادری سکافیلڈ نے شاہ جیمز کی بائبل پر حواشی چڑھائے ہیں۔ ۹ ویں درس پر لکھتے ہیں:-

"درس ۹ سے آخر تک کا پیراگراف دو قدیم ترین مسودوں سینائی اور وٹیکن میں نہیں ملتا۔ دوسروں میں جزوی طور پر محذوفات اور اختلافات ہیں۔ آئرنیس اور ہپولائٹس دوسری یا تیسری صدی میں اس کا حوالہ دیتے ہیں۔

پادری نہلتر "یہاں پھر وہی بات ہے کہ یہ ٹکڑا بعض نسخوں میں ہے۔ اور بعض میں نہیں۔ افرائیمی اور سبزانی نسخوں جنہیں عام طور پر اصل مواد کی نقل خیال کیا جاتا ہے۔ دونوں کے آخر میں انجیل مرقس کا خاتمہ شامل ہے۔ قدیم ترین لقبیہ جات کی شہادت عجیب ہے۔ کرتونی مسودہ میں سوائے چار آخری متنازعہ فیہ دروس کے ساری انجیل مرقس

غائب ہے۔" جن مسودوں میں اختلافی دروس نہیں ہیں۔ وہ ایک مخصوص دَور سے متعلق ہیں۔ اور غالباً کسی ایک ہی نقاد نے انہیں ترتیب دیا تھا۔ جسٹن شہید نے ۱۵۰ء میں اس پیراگراف کا بار بار ذکر کیا۔ اس سے چھوٹے ہم عصر آئیرنئیس کا بھی یہی حال تھا۔ آئیرنئیس پولی کارپ کا شاگرد تھا گویا یوحنا انجیل نویس کا روحانی پوتا۔

انجیل لوقا (۳)

انجیل متی کے شروع میں مسیح کا نسب نامہ درج ہے۔ ایک دوسرا نسب نامہ انجیل لوقا ۳: ۲۳-۳۸ میں مرقوم ہے، درس ۲۳ مطابعہ فرماییے:۔ "جب یسوع خود تعلیم دینے لگا۔ قریباً تیس برس کا تھا اور (جیسا کہ سمجھا جاتا ہے) یوسف کا بیٹا تھا، اور وہ عیلی کا۔" اس موضوع پر انسائیکلوپیڈیا ببلکا کا بیان حسب ذیل ہے:۔

"انجیل متی ۱: ۱-۱۷ اور انجیل لوقا ۳: ۲۳-۳۸ میں مسیح کے دونوں نسب ناموں میں شدید اختلافات کی وجہ سے اکثر یہ فرض کرنا پڑتا ہے کہ ان میں سے ایک یوسف کا ہے اور دوسرا مریم کا، یہ امر اس صریح بیان کے خلاف ہے۔ کہ دونوں نسب نامے یوسف کے ہیں۔ مزید برآں ان میں سے کسی کو بھی مریم کی طرف منسوب کرنے کا سوال اس لئے بھی شروع ہی سے خارج از بحث قرار پاتا ہے۔ کہ لوقا ۱: ۳۶ کے مطابق مریم ہارون کے خاندان کی الیشبع کی رشتہ دار ہے۔ تاہم اگر یہ صحیح بھی ہو۔ کہ دونوں میں سے ایک ایک نسب نامہ مریم کا ہے، تو پھر بھی دوسرا یوسف کا رہے گا

اس طرح اس کی موجودگی اس امر کا ثبوت مہیا کرتی رہے گی۔ جو فی الحقیقت دونوں ہی بہم پہنچاتے ہیں۔ کہ جب وہ لکھے گئے تھے تو ان دنوں یسوع کی کنواری مریم سے پیدائش کا کوئی گمان نہیں تھا۔ بنابریں ایک انجیل کے اندر ہی جو اس اصول کی علمبردار ہو "جیسا کہ فرض کیا جاتا تھا" لوقا ۳: ۲۳ کا اضافہ بالکل ناگزیر تھا۔ لیکن اگر ایسی تحریف شروع ہی میں سوچ لی جاتی تو نسب نامہ بنانے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی" (انسائیکلوپیڈیا ببلکا کالم ۲۹۵۷)

(ii) مسیح کا صعود آسمانی

اردو ترجمہ انجیل لوقا میں مرقوم ہے:۔
"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا۔ تو ان سے جدا ہو گیا۔ اور آسمان پر اٹھایا گیا" (لوقا ۲۴ : ۵۱)

دی نیو انگلش بائبل میں یہ ورس اس قدر ہے:۔

"جب وہ انہیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا" یعنی اور "آسمان پر اٹھایا گیا" کے الفاظ جعلی اور مابعد کا الحاق تھے۔ جو حذف کر دیئے گئے ہیں۔ انجیل لوقا کے آخری دروس میں کم و بیش ۹ الحاقات ہیں۔ جن کی نشان دہی دی نیو انگلش بائبل اور ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن کے حواشی میں کر دی گئی ہے۔

(iii) لوقا ۲۴: ۱۲ اور ۲۴: ۴۰ دی ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن اور دی نیو انگلش بائبل میں بمعہ نمبر غائب ہیں۔ اور حواشی میں درج ہیں۔ گڈ نیوز بائبل میں یہ دونوں دروس متن میں موجود تو ہیں، لیکن حاشیہ میں لکھا ہے۔

"کچھ مسودوں میں یہ ورس نہیں ہے"

(iv) انجیل لوقا ۲۱ : ۲۴ - ورس ۲۴ میں جو شاگرد مخاطب تھا۔ اس کے بارے میں مشہور ہے۔ کہ وہ واقعات کا گواہ اور اس انجیل کا اصلی مصنف تھا۔

(ڈمیک کی تفسیر بائبل صفحہ ۷۶۵ کالم ۱) .... اس باب کا آخری درس جو کہ ایک نہایت قابلِ اعتماد نسخہ میں محذوف ہے۔ انجیل کے اصل خاتمہ کی وارننگ دہراتا ہے۔ کہ یہ درس بہت وسیع قابل تحریر واقعات میں سے منتخب کیا گیا ہے (کالم ۲)

(۷) لوقا ۲۴ : ۵۱ کچھ نسخوں میں جو کہ فی زمانہ موجود ہیں۔ (نسخہ سینائی اور نسخہ کیمبرج) میں یہ حصہ مذکور نہیں ہے۔ لیکن نسخہ ویٹی کے نس اور نسخہ سکندریہ میں موجود ہے۔" (نہلز صفحہ ۱۹)

(۴) انجیل یوحنا

زانیہ کا قصہ

انجیل یوحنا باب ۷ درس ۵۳ تا باب ۸ درس ۱۱ میں ایک زانیہ کا قصہ مذکور ہے، جو عین فعل کے وقت پکڑی گئی تھی۔ یہودی اسے مسیح کے پاس لائے۔ بموجب تورات اس کی سزا سنگساری تھی۔ مسیح نے کہا جو تم میں بے گناہ ہو وہی اسے پہلے پتھر مارے۔ اس پہ وہ تمام مجمع منتشر ہو گیا۔

(۱) سکافیلڈ ریفرنس بائبل

پادری سکافیلڈ لکھتے ہیں کہ یہ درس کچھ نہایت قدیم نسخوں میں نہیں ملتے ہیں۔ آگسٹائن نے بتایا ہے کہ اس واقعہ کو مقدس کہانی کی کئی کاپیوں سے اس منافقانہ ڈر سے خارج کر دیا گیا تھا۔ کہ اس سے بد اخلاقی کا سبق ملتا ہے۔

(۲) ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن

اس انگریزی بائبل میں انجیل یوحنا کا ساتواں باب درس ۵۲ پر ختم کر دیا

گیا ہے باب ۷ کا ۵۳ واں اور باب ۸ دروس ا تا ۱۱ ۔ اصل متن سے خارج کر کے حاشیہ میں لکھے ہیں ۔ باب ۸ درس ۱۲ سے شروع کیا گیا ہے ۔ درس ۱۲ کے آخر میں نشان دے کر حاشیہ میں لکھا ہے :۔

" دوسرے قدیم مسودے باب ۷ درس ۵۳ تا باب ۸ درس ۱۱ یہاں اضافہ کرتے ہیں یا اس انجیل کے آخر میں یا انجیل لوقا میں باب ۲۱ درس ۳۸ کے بعد ۔ متن میں بھی اختلافات ہیں ۔"

(iii) دی نیو انگلش بائبل اس انگریزی ترجمہ میں انجیل یوحنا کا ساتواں باب درس ۵۲ پر ختم کر کے لکھا ہے :۔ "کچھ مسودوں میں یہاں باب ۷ درس ۵۳ تا باب ۸ درس ا تا ۱۱ درج ہے ۔ جو صفحہ ۱۴۳ پر چھپا ہے "

صفحہ ۱۴۳ پر "سیکل میں واقعہ" کے عنوان سے زیر بحث دروس لکھے ہیں حاشیہ مطالعہ فرمائیے ۔

"یہ پیراگراف جو کہ عہد جدید کے اکثر و بیشتر ایڈیشنوں میں انجیل یوحنا کے متن میں باب ۷ درس ۵۳ تا باب ۸ درس ۱۱ تک طبع کیا جاتا ہے ۔ ہمارے مسودوں میں کسی مقررہ جگہ پر نہیں ملتا ۔ ان میں سے بعض میں تو سرے سے ہی مفقود ہے ۔ بعض میں انجیل لوقا باب ۲۱ درس ۳۸ کے بعد مرقوم ہے ۔ دوسروں میں انجیل یوحنا باب ۷ درس ۳۶ یا باب ۷ درس ۵۲ یا باب ۲۱ درس ۲۴ کے بعد لکھا ہے ۔"

(iv) پادری نہلز اندرونی اور بیرونی شہادت سے ظاہر ہے کہ یہ نوشتہ یوحنا کی تحریر نہیں ہے ۔ یہ پیرا الحاقی ہے اور عین ممکن ہے کہ اسے پے پی آس نے داخل کیا تھا ۔ یہ

شخص ہیرا پولس کا عہدیدار اور سمرنا کے پولی کارپ کا دوست تھا ۔
(پیدائش ۶۹) پولی کارپ یوحنا انجیل نویس کا شاگرد تھا ۔

(viii) **پروفیسر پیک** "زنا کے جرم میں پکڑی جانے والی عورت کی کہانی انجیل کے اصل متن کا حصہ قرار دیئے جانے کا کوئی حق نہیں رکھتی ۔ یہ کہانی ساتویں باب اور ۸ : ۱۲ کے بعد کے درمیان تعلق منقطع کرتی ہے ۔ طرز تحریر اور ذخیرہ الفاظ کے لحاظ سے انجیل یوحنا کی بجائے واضح طور پر پہلی تین اناجیل سے متعلق ہے ۔ یونانی مسودوں میں سے صرف مسودہ کیمبرج (ڈی) میں ہی یہ کہانی موجود ہے اور ایسے متن میں سے جو بعد کے یونانی مسودوں سے خاصا مختلف ہے جس سے یہ کہانی مسلمہ متن میں داخل ہو گئی ۔ ابتدائی vss مسودوں میں سے لاطینی میں موجود ہے ۔ ہاں لاطینی نسخوں کی بعض شکلوں سے بھی غائب ہے ۔ قدیم مسیحی علماء کی تصدیق سے محروم ہے ۔ شہادت سے مغربی طرز کا الحاق ثابت ہوا ہے ۔ یہ کئی جگہوں میں ملتا ہے ۔ ایک یونانی مسودہ میں ۷ : ۳۶ کے بعد ہے ۔ ایک خارجی ترجمہ میں ۷ : ۴۴ کے بعد ہے ۔ دوسرے مسودوں میں انجیل کے آخر میں ہے ۔ نسخوں کے ایک گروپ میں لوقا ۲۱ : ۳۷ سے منسلک ہے ۔

نسخہ کوڈیکس ڈی اور دوسرے مسودوں سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ کہانی ایک سے زیادہ یونانی تراجم میں موجود تھی ۔ اگر بات یوں تھی تو اس کی اصل لاطینی نہیں تھی ۔ کیونکہ واضح طور پر لاطینی متون یونانی سے ترجمہ ہیں ۔ لاطینی مسودوں میں اس کا دخول یوحنا ۸ : ۱ اور لوقا ۲۱ : ۳۷ کے درمیان مشابہت ہے ۔ ایسا واقعہ مسیحی خود نہیں گھڑ سکتے تھے ۔ مسیح کے شاگردوں

کے بعد کے زمانہ میں بھی اس کی تصنیف ناممکن ہے۔ جیسا کہ لائٹ فٹ کا کہنا ہے۔ وہ تصوراتی خصوصیات سے عاری تھے۔ نہ ہی وہ ایسا واقعہ جعل سازی سے گھڑ سکتے تھے۔ جو اعلیٰ ترین اخلاقی تعلیمات کے مجموعہ میں اخلاقیات سے خطرناک حد تک دور لے جائے۔

(۲) پادری ڈبلو — تمام جدید نقادوں کا اتفاق ہے۔ کہ یہ ٹکڑا چوتھی انجیل کا حقیقی جزو نہیں ہے۔ یہ مصنف کا طرز تحریر نہیں ہے۔ یہ ہمارے خداوند کی تقاریر کا سلسلہ منقطع کرتا ہے۔ بہت سے قدیم نسخوں میں غائب ہے۔"

Acts

(۵) کتاب اعمال

مسودوں کے دو گروہ سکندریای اور مغربی ہیں "مغربی" ایک گمراہ کن اصطلاح ہے۔ جو دراصل تشریحی یا توضیحی متن کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ جس کا مقابلہ عہد عتیق کی کسی نارگم کتاب سے کیا جاتا ہے دوسری صدی مسیحی سے یہ نسخہ مشرق و مغرب میں شائع ہوا۔ کتاب اعمال کا مغربی متن دوسری صدی کے ایک مقبول نسخہ کا تصحیح کردہ متن معلوم ہوتا ہے۔ جس میں بعد ازاں مغرب میں دیگر اضافے کئے گئے۔

سکندریہ کا نظر ثانی شدہ نسخہ زیادہ اچھا تھا۔ اور ابتدائی نسخہ کے زیادہ قریب تھا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ لوقا خود ہی دونوں متنوں کا مصنف تھا۔ مغربی نسخہ اصلی ہے۔ مغربی متن اچھا ہے۔ نہ صرف

اس لئے کہ اس میں اصل نسخہ سے کچھ انحرافات محفوظ ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ دوسری صدی مسیحی کے کلیسیائی خیالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ کتاب اعمال اپنے متن کے اعتبار سے کم از کم متبرک سمجھی جاتی تھی۔ فی الحقیقت اس قسم کے اشارات ملتے ہیں۔ کہ یہ غیر مستند سمجھی جاتی تھی۔ اور کئی مواقع اور مقامات پر عدم توجہ کا شکار رہی۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۶ء جلد اول صد ۱۱۶ کالم ۱)

اختلافات کی حد ہو گئی

مصلوبیت مسیح (ع) اناجیل میں مسیح کی موت صلیب کے گرد ہی گھومتی ہے۔ لیکن کتاب اعمال کا معاملہ کچھ مختلف ہے۔ اس کتاب کے اردو تراجم میں مسیح کی موت کا ذکر صلیب ہی سے ہوا ہے۔ مثلاً:

(۱) "ہمارے باپ دادا کے خدا نے یسوع کو جلایا۔ جسے تم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔" (اعمال ۳۰/۵)

شاہ جیمز کی بائبل ریوائزڈ ورشن اور ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن کے مطابق:

"جسے تم نے درخت کے ساتھ پھانسی دے کر قتل کیا"

وہی نیو انگلش بائبل میں ہے۔

"جسے تم نے چوکھٹے کے ساتھ لٹکا کر قتل کر دیا تھا"

گڈ نیوز بائبل میں ہے۔

"جسے تم نے صلیب پر کیلیں ٹھونک کر قتل کیا۔"

(۲) اردو ترجمہ کتاب اعمال ۱۰ : ۳۹

"اور انہوں نے اسے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا۔"

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن "انہوں نے اسے درخت کے ساتھ پھانسی دے کر قتل کیا۔"

رومن کیتھولک اردو : "اسی کو انہوں نے کاٹھ پر لٹکا کر مار ڈالا۔"

(۳) پروٹسٹنٹ اردو ترجمہ اعمال ۱۳ : ۲۹

"تو اسے صلیب پر سے اتار کر قبر میں رکھا۔"

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن اور گڈ نیوز بائبل

"انہوں نے اسے صلیب پر سے اتارا اور قبر میں رکھا۔"

دی نیو انگلش بائبل

"انہوں نے اسے چوکھٹے پر سے اتارا اور قبر میں رکھا۔"

رومن کیتھولک : "تو وہ کاٹھ پر سے اتارا اور قبر میں رکھا گیا۔"

صلیب کو انگریزی میں کراس کہتے ہیں۔ اس کی معروف شکل + ہے
صلیب کی بہت سی شکلیں ہیں۔ پادری چرچ لکھتے ہیں :

"معلوم نہیں کہ ہمارے نجات دہندہ کو کس قسم کی صلیب پر لٹکایا گیا۔"
(تعلیم الٰہی مصنفہ جے ای چرچ ایم اے۔ ایم آر سی ایس ترجمہ ڈبلیو ڈی چوہدری بی اے مطبوعہ ۱۹۶۶ صفحہ ۷۰)

میں نے GIBBET کا ترجمہ چوکھٹا کیا ہے۔

کہیں صلیب، کہیں درخت، کہیں چوکھٹا لکھا گیا ہے۔ اسے کہتے ہیں۔

اناجیل میں تبدیلی پر تبدیلی

(ب) آئیں اب صلیب سے گلوخلاصی کرالیں، گلیٹون کے نام پولس کا

خط ۳ : ۱۳ تحریر خدمت ہے ۔
اردو بائبل ۱۸۷۰ء، مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ وہ ہمارے بدلے میں لعنتی ہوا ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔ کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے ۔
اردو بائبل ۱۹۳۰ء: ۔ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔ کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے ۔"
گڈ نیوز بائبل : " لیکن ہمارے لئے لعنت بن کر مسیح نے ہمیں اس لعنت سے چھڑایا ہے ، جو شریعت لاتی ہے ۔ کیونکہ کتاب مقدس میں لکھا ہے ۔ جو کوئی درخت پر لٹکایا گیا خدا کی لعنت کے ماتحت ہے ۔"
اردو رومن کیتھولک : ۔ مسیح نے ہمارے بدلے میں ملعون ہو کر ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا ۔ کیونکہ لکھا ہے ۔
" جو دار پر لٹکایا گیا ۔ وہ ملعون ہے ۔"

(۶) کرنتھیوں کے نام خط

کیا بیٹی کے ساتھ شادی جائز ہے ؟

قصہ بیاہ کا جاننا چاہیئے کہ موجودہ مسیحیت کا مسیح کے ساتھ ذرہ برابر بھی تعلق نہیں ہے ۔ اس کا بانی پولوس ہے ۔ یہ شخص یہودی تھا ۔ اور مسیح پر ایمان لانے والے یہودیوں کا شدید دشمن تھا ۔ انہیں سخت اذیتیں دیتا ۔ جان سے مروا بھی ڈالتا ۔

یالآخر خود مسیحی ہوگیا اور مسیحؑ کی تعلیم مکمل طور پر مسخ کر کے اس کے نام پر یونانیت چلادی۔ یہ شخص شریعت موسوی کا انتہائی دشمن اور اس کی بیخ کنی کا خواہاں تھا۔ یوں جو شخص مسیحیوں کو ختم نہ کرسکا، مسیحیت کو برباد کرنے اور اس کی جگہ اپنے اور مسیح دشمن نظریات مسیح کے نام پر چلانے میں سو فیصد کامیاب ہوگیا۔ اس کا مزید تعارف حاصل کیجئے۔ عبرانیوں کے نام خط میں لکھتا ہے:

"پس آؤ مسیح کی تعلیم کی ابتدائی چھوڑ کر کمال کی طرف قدم بڑھائیں اور مردہ کاموں سے توبہ کرنے اور خدا پر ایمان لانے کی اور بپتسموں اور ہاتھ رکھنے اور مردوں کے جی اٹھنے اور ابدی عدالت کی تعلیم کی بنیاد دوبارہ نہ ڈالیں اور خدا چاہے تو ہم یہی کریں گے"۔ (عبرانیوں ۶: ۱-۳)

مختلف بائبلوں کی رُو سے تبدیلیٔ متن تحریر خدمت ہے۔ پولوس لکھتا ہے:۔

شاہ جیمز کی بائبل: "لیکن اگر کوئی آدمی سمجھے کہ اپنی کنواری کے بارے اس کا رویہ درست نہیں ہے۔ اور اس کی جوانی ڈھل چلی ہے۔ اور ضرورت بھی معلوم ہو تو جو چاہے کرے اس میں گناہ نہیں ہے۔ وہ شادی کرلیں"

(اول کرنتھیوں ۷: ۳۶)

اُردو بائبل ۱۸۷۰ء: "اور اگر کوئی اپنی کنواری لڑکی کے حق میں جوانی سے ڈھل جانا نامناسب جانے اور یہی ضرور سمجھے تو جو چاہے سو کرے کہ وہ گناہ نہیں کرتا وے بیاہ کرلیں"۔

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن ۱۹۴۶ء: "اگر کوئی سمجھے کہ اپنی منگیتر بارے اس کا رویہ درست نہیں ہے۔ اگر اس کے جذبات شدید ہیں۔ اور ایسا ہونا قدرتی ہے تو جو چاہے کرے وہ شادی کرلیں"۔

پادری برکت اللہ کا یہ قول بائبل کی تمام کتابوں کے اصل متن کے بارے صادق آتا ہے کہ: "حوادثِ زمانہ کے ہاتھوں سے وہ نسخے نہ بچ سکتے تھے اور نہ بچے" (صحت صفحہ ۱۴۵)

پروفیسر سارنا :- بائبل کی بعض کتابیں پہلے زبانی رائج رہیں پھر لکھی گئیں۔ لمبے درمیانی وقفہ کے دوران اختصار۔ ایزاد۔ تبدیلیوں سبھی کچھ کے امکانات ہیں۔ بلا ارادہ اور جان بوجھ کر تبدیلی کرنے اور ایسی تبدیلی جو سارے نسخہ کا متن متاثر کر کے رکھ دے کا امکان ہمیشہ موجود تھا۔ فی الحقیقت ایسا ہونے کی شہادت معقول ہے۔

یاد رہے کہ مسیحیوں کی بائبل میں آخری ۲۷ کتابیں بھی اضافہ ہی کے ضمن میں آتی ہیں۔

پانچواں باب

بائبل تبدیل کرنے کی کوششیں

راقم الحروف نے اپنے رسالہ "حقیقتِ قصصِ بائبل" میں یہودی اور مسیحی علماء و محققین کے حوالجات سے واضح کیا ہے، کہ بائبل میں انبیاء کرام سے منسوب نازیبا واقعات سراسر جعلی، موضوع، من گھڑت اور کتابت کی غلطیوں پر مشتمل ہیں۔ اس مقالہ کو چھپے ہوئے چھ ماہ کا طویل عرصہ گزر چکنے کے باوجود کسی بھی مسیحی عالم کی طرف سے اس میں کسی قسم کی غلطی کی نشاندہی موصول نہیں ہوئی۔ البتہ سکرپچر گفٹ مشن لاہور کی طرف سے چار صفحات پر مشتمل طویل تبصرہ ملا ہے۔ جس کے اکثر و بیشتر حصے

غیر متعلق ہیں۔ دو فقرات ہدیہ قارئین ہیں۔

ا۔ آپ نے بائبل مقدس کی حقیقتوں اور سچائیوں کو بدل ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

۲۔ بائبل کو آپ نے بدلنے کی اور جھوٹ بنانے کی کوشش کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔"

میں نے مذکورہ رسالہ میں عالمگیر شہرت کے حامل یہودی اور مسیحی علماء کی ناقابل تردید تحقیقات یکجا کر دی تھیں۔ اگر کسی نے بائبل کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے تو وہ محققین اور نقادان ہیں۔ راقم الحروف نہیں۔ کیونکہ بائبل کے مندرجات کو انہوں نے ہی غلط اور جھوٹ ثابت کیا ہے۔ بمقام حیرت و استعجاب ہے۔ کہ سکریٹر گفٹ مشن نے ان علماء کی تردید میں تو ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ اور سارا زورِ بیان اس پر صرف کر دیا ہے۔ کہ بندۂ ناچیز نے بائبل کو تبدیل کرنے کی جسارت کی ہے۔ اسے کہتے ہیں۔ کرے کوئی بھرے کوئی

ہم بائبل کے چند مقامات مطالعہ کریں گے جہاں مطلب برآری کے لئے بائبل تبدیل کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔ قارئین کرام انصاف فرمائیں کہ مجرم کون ہے؟

(۱) مسیحؑ کا وعدہ

بائبل کی کتاب پیدائش کے شروع میں مرقوم ہے۔ کہ اماں حوّا نے سانپ کے بہکانے پر خود ممنوعہ پھل کھایا۔ اور آدمؑ کو بھی کھلایا۔ اس پر خدا نے سانپ کو ملعون قرار دیا۔ اور سانپ کی نسل اور عورت کی نسل میں دشمنی ڈال دی۔ سانپ سے مراد برائی ہے۔ کہ نسل انسانی برائی پر قابو پانے کی کوشش کرے گی۔ لیکن ناکام رہے گی۔ مسیحؑ کی آمد پر یہ وعدہ

پورا ہوا۔ اور برائی پر مکمل فتح ہوئی۔ (تفصیلات ڈملو کی تفسیر بائبل)

النفصہ مسیحی اس درس میں مسیح کی آمد کا وعدہ پڑھتے ہیں۔ ہم اس وعدہ کا ہمہ پہلو مطالعہ کریں گے۔ تاکہ مسیحیوں کی بائبل کے معانی اور الفاظ تبدیل کرنے کی کوشش خوب واضح ہو جائے۔

رومن کیتھولک نظریہ: رومن کیتھولک نظریہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"آدمؑ کے گناہ کے بعد خدا نے سانپ یعنی شیطان سے کہا۔ چونکہ تو نے یہ کیا۔ ملعون ہے تو۔۔۔ میں تیرے اور عورت کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ بلکہ تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان۔ وہ تیرے سر کو کچلے گی اور تو اس کی ایڑی کی تاک میں رہے گا۔" (پیدائش ۳: ۱۵)

مندرجہ بالا باتوں سے خدا نے پہلے والدین سے وعدہ کیا۔ کہ ایک دن شیطان کا اختیار زائل ہو جائے گا۔ یعنی نسل انسانی سے ایک نجات دہندہ اُٹھے گا۔ اور وہ انسانوں کو گناہ اور اس کے بُرے نتائج سے رہائی دے گا۔"

(کاتھولک کلیسیا کی مسیحی تعلیم شائع کردہ پاکستان ورنیکلر کاتھولک ٹرتھ سوسائٹی انارکلی لاہور مطبوعہ ۱۹۸۱، صـ۳۸)

کیتھولک بائبل میں اس درس کے حاشیہ پر لکھا ہے:

کیا صرف مسیح ہی عورت کی نسل سے تھا؟

"ان الفاظ سے نجات دہندہ کا پہلا وعدہ کیا جاتا ہے۔ "عورت کی نسل" سے مُراد ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔ جو اپنی قدرت سے شیطان پر غالب آیا۔ مقدسہ مریم اور کلیسیا یعنی خداوند یسوع مسیح کا اسراری بدن خداوند یسوع مسیح کے ذریعہ شیطان پر غالب فتح پائے گا۔"

موروثی گناہ ۔ کرے کوئی بھرے کوئی

موروثی گناہ کے مسیحی نقطہ نظر سے بھی واقفیت حاصل کر لیجئے :۔
"چونکہ آدمؑ نے انسانی نسل کا سر چشمہ ہوتے ہوئے گناہ کیا، اس لئے اس کا گناہ پشت در پشت انسانی نسل میں رہتا ہے۔ اس گناہ کے سبب ہم پیدا ہوتے ہی پاک کرنیوالے فضل کی زندگی سے محروم ہوتے ہیں، چونکہ یہ گناہ ہمیں ورثہ میں ملتا ہے۔ اس لئے "موروثی گناہ" کہلاتا ہے، صرف خداوند یسوع مسیح کی پاک والدہ اس گناہ سے سر اسر مبرا رہی : ہمارے دل میں گناہ کے سات بُرے نتیجے ہیں، یہ نتائج سات بنیادی برائیاں بھی کہلاتی ہیں۔ مغروری۔ لالچ، شہوت، حسد، پیٹوپن، غصہ اور سستی
(مسیحی تعلیم صفحات ۳۸،۳۷)

پروٹسٹنٹ نظریہ :۔ عالم مسیحیت کے مشہور مناظر ڈاکٹر فانڈر لکھتے ہیں :۔
" صدیوں پیشتر جو اس کی مبارک آمد کے الٰہی وعدہ کو جانتے تھے، وہ اس ظاہر ہونے والی بڑی نجات کی امید میں خوشی مناتے تھے، حضرت آدمؑ تمام بنی آدم کے باپ کو خداوند کریم نے اس آنے والے منجی کی خبر دی تھی۔ اسے بتلایا گیا تھا۔ کہ منجی موعود ایسا صاحب قدرت ہوگا۔ کہ سانپ کے سر کو کچل ڈالے گا، یعنی شیطان پر غالب آئیگا۔ اور بنی آدم کو اس کی غلامی اور گناہ سے آزاد کرے گا۔ (پیدائش ۳: ۱۴، ۱۵)
(میزان الحق مصنفہ پادری سی جی فانڈر ڈی ڈی صفحہ ۱۹۶)

تجزیہ ۱ (ا) شیطان :۔ زکریاہ نے حجی کی طرح اس بقیہ میں نبوت کی جو بابل کی اسیری سے لوٹا تھا، پادری سکافیلڈ اس کے ان الفاظ کا سال ۵۱۹ قبل مسیح بتاتے ہیں

یہودیوں نے مسیحؑ کو رد کر دیا

"اور شیطان اس کے دہنے ہاتھ استادہ ہے"۔ (بائبل کتاب زکریاہ ۳ : ۲)
پادری ڈملو شیطان کے اس تذکرہ کو یہودی لٹریچر میں اولین بتاتے ہیں۔ (تفسیر بائبل ص ۵۹۹ کالم ۲) یعنی اس سے پیشتر یہودیوں کے ہاں شیطان کا تصور نہیں تھا۔
کتاب پیدائش لکھنے اور اس کے بعد والوں کے اذہان شیطان کے تصور سے پاک تھے اور اس درس کو ایک الٰہی وعدہ سمجھنے سے قاصر تھے۔ یہودی بڑی نجات کی امید میں کوئی خوشی نہیں مناتے تھے۔ مزید برآں جب مسیح آیا تو اس الٰہی وعدہ کو جاننے اور خوشیاں منانے والے یہودیوں نے تو اسے قبول ہی نہ کیا۔ اس کی آمد کا مطلب ہی کیا رہ گیا۔ اگر یہودیوں نے اُسے ماننا نہیں تھا تو ان کا انتظار اور خوشیاں منانا کس کھاتے میں پڑا؟

(ب) **شیطان پر غلبہ:** مسیح شیطان پر قطعاً غالب نہیں آیا تھا بلکہ شیطان اپنے ورغلائے ہوئے یہودی چیلوں چانٹوں کی وساطت سے مسیح پر اس قدر غالب آیا کہ اس نے دنیا میں مسیح کی عدیم المثال تذلیل و توہین کی۔ اسے سرکنڈوں کا تاج پہنایا۔ مکے طمانچے مارے۔ کوڑے برسائے۔ جی بھر کر ٹھٹھوں میں اڑایا اور آخر کار مصلوبیت کی موت مارا۔ مسیح کی آمد پر شیطان کا اثر زائل نہیں ہوا تھا۔ بلکہ مکمل ہوا تھا۔ (اناجیل)

ج **گناہ کے نتائج سے رہائی:** (۱) یسوع کی پاک والدہ کے موروثی گناہ سے مبرا اور پاک رہنے کا عقیدہ غلط ہے۔ کیونکہ وہ نسل انسانی سے باہر نہیں تھی۔ اس کے استثنا کا ذکر بائبل میں کہیں نہیں۔ بلکہ بائبل سے تو مترشح ہے۔ کہ وہ بھی مسیح کا انکار کرنے والوں میں شامل تھی (متی ۱۲ : ۴۶)

واضح ہو کہ رومن کیتھولک مریم اور پروٹسٹنٹ مسیح کے گناہوں سے پاک ہونے پر زور دیتے ہیں۔ (ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ بابت ستمبر ۸۴ء)

(ii) عورت کو بطور سزا کہا گیا تھا: میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کیساتھ بچے جنے گی۔ (پیدائش ۳ : ۱۶) مسیحی عورتیں بدستور عام عورتوں کی طرح درد کیساتھ بچہ جنتی ہیں۔ جبکہ انہیں بشرط درستی مسیحی عقیدہ بغیر درد کے بچہ جننا چاہیئے تھا۔ اس موقعہ پر پادری ڈملو اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں، بچہ جننے کے کیس میں یہ فرض کرنا غیر معقول نہیں ہے، کہ نسل انسانی کی برائیوں کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اس سے متعلقہ درد اور خطرہ بڑھا ہی ہے،

(د) نجات دہندہ:۔ زیر بحث درس میں مسیح نجات دہندہ کا ذکر ہرگز نہیں تھا، کتاب پیدائش کی دنیا نجات دہندہ کے تصور سے نا آشنا تھی، چونکہ مسیح کو نجات دہندہ ماننا مسیحیوں کا ایک معروف اور بنیادی عقیدہ ہے، اس لئے ہم اس کا لمحہ فکریہ مطالعہ کریں گے،

نجات دہندہ کے معنی ہیں" وہ جو انسانوں کو موت اور گناہوں سے بچائے مخلصی دلانے والا کبھی کبھار براہ راست خدا تعالیٰ۔ لیکن زیادہ تر یہ خطاب یسوع مسیح کو دیا جاتا ہے

NEW STANDARD DICTIONARY OF THE ENGLISH LANGUAGE 1960 P 2181, COL. 1)

نجات دہندہ کے مذکورہ معنی روزمرہ کے انسانی مشاہدہ کے خلاف ہیں۔ عام انسانوں کا ذکر ہی کیا، مسیحی بھی حسب معمول مرتے ہیں اور گنہگاروں کی زندگی بسر کرتے ہیں گناہوں کی سزا سے نجات پانے کے بارے میں کوئی دعویٰ کرنا ناممکنات سے ہے، کیونکہ اس کا پتہ تو مرنے کے بعد ہی چلیگا، مزید برآں مسیح نے اپنے نجات دہندہ ہونے کی تعلیم ہرگز ہرگز نہیں دی تھی، مسیح کے بارے یہ عقیدہ مصلوبیت کے بعد مسیحیوں نے بیرونی اثرات

کے تحت قبول کر لیا تھا۔ مانچسٹر یونیورسٹی میں تقابل ادیان کے پروفیسر ایس جی الیف برینڈن ایم اے ڈی ڈی مسیحؑ کے نجات دہندہ ہونے کی قلعی ان الفاظ میں کھولتے ہیں :۔

"زیادہ تر پولس کی کوششوں سے فلسطین کے باہر غیر یہودیوں میں ایک نئی شکل کا مذہب پھیلایا گیا۔ جس میں یسوع کو یہودیوں کے مسیح کی بجائے عالم گیر نجات دہندہ دیوتا کی حیثیت سے پیش کیا گیا"

(A DICTIONARY OF COMPARA-TIVE RELIGON BY PROF. S.G.F. BRANDON M.A.D.D 1970, P. 373, COL. 2)

پولس وہ شخص ہے جو مصلوبیت مسیح کے برسوں بعد مسیحی ہوا۔ وہ مسیحؑ کی صحبت اور براہ راست فیض یابی سے محروم رہا۔ الغرض اس کا مسیحؑ کو نجات دہندہ قرار دینا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔۔ آخر میں اس موضوع پہ یونین تھیولوجیکل سیمینری نیویارک امریکہ کے پروفیسر فریڈرک سی گرانٹ کی گرامی رائے مطالعہ فرمایئے :

"یسوع خدا کا بیٹا، خدا کا مکاشفہ دینے والا اور نسل انسانی کا نجات دہندہ ہونے کے عقائد کبھی کلیسیا میں ہر دلعزیز تھے۔ ان کی بنیاد یا تو اناجیل میں مذکور معجزات کی کہانیاں تھیں یا انجیل یوحنا میں اس کے عقل و فہم سے بالاتر دعاوی تھے۔ جنہیں اب کوئی نہیں مانتا۔"

(ENCYCLOPEDIA AMERICANA: 1980, VOL 16, P. 45. COL. 2)

واضح ہو کہ کتاب پیدائش کے اصل اور اولین ماننے والے یہودی مذکورہ مسیحی عقاید کا اس درس سے کوئی تعلق نہیں سمجھتے۔

کتاب پیدائش کے یہ الفاظ خدا کی زبانی مرقوم ہیں، جن کا مسیحی مفہوم ہر لحاظ سے غلط ثابت کیا جا چکا ہے۔ خدائی وعدہ غلط نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مسیحی نظریات غلط ہیں۔

تجزیہ (ا) (ب) سطور مذکورہ سے وعدہ سے متعلق مسیحی عقائد غلط ثابت کیے جا

چکے ہیں۔ اب ہم مسیحی علماء کو ان عقائد کے حصول کے لئے "وعدہ" کے الفاظ میں تبدیلیاں کرتے دیکھیں گے۔

اردو بائبل ۱۸۷۰ء: اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گی اور تو اس کی ایڑی کاٹے گا۔"

حاشیہ میں کاٹے گا پر لکھا ہے "عبرانی میں کچلے گا۔ بھلا کبھی سانپ بھی انسان کی ایڑی کچل سکتا ہے۔ مسیحی تو گنہگار بندے سہی بائبل کے خدا نے بھی جو بات کی لاجواب کی۔

کیتھولک بائبل۔ اسی باب کے شروع میں پڑھ لی جائے۔

موجودہ اردو بائبل:۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پہ کاٹے گا۔"

اردو کے پرانے ترجمہ سے سانپ کے سر کو عورت کی نسل نے کچلنا ظاہر ہے اس "وعدہ" کو مسیح کے لئے مخصوص کرنے کی غرض سے الفاظ میں تبدیلی کر دی گئی رومن کیتھولک عورت کی نسل سے مراد یسوع مسیح لیتے ہیں۔ پروٹسٹنٹ چار قدم آگے بڑھے اور وعدہ کو براہ راست مسیح پر چسپاں کر دیا۔ جب تبدیلی کرنے پر کمر کس ہی لی تو ڈرنا کیا۔ تبدیلی خط کشیدہ الفاظ میں ہی ہوئی ہے۔ ہم انہیں ہی درج کریں گے۔

شاہ جیمز کی بائبل۔ وہ تیرے سر کو کچلے گی

ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن ۱۹۵۲۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا۔

نیو انگلش بائبل۔ وہ تیرے سر کو کچلیں گے

گڈ نیوز بائبل۔ میں تیرے اور عورت کے درمیان نفرت ڈالوں گا۔ اس کی نسل

اور تیری نسل ہمیشہ دشمن رہیں گی، اس کی نسل تیرا سر کچلے گی۔ اور تو ان کی ایڑی کاٹیگا
کچلنے کی تفسیر میں یہودی مفسر ڈاکٹر جے ایچ ہرٹز لکھتا ہے :۔
زمین پر ہونے کی وجہ سے سانپ انسان کی ایڑی پہ کاٹتا ہے۔ جبکہ انسان اس کے سر کو کچل کر اس پہ مہلک ضرب لگاتا ہے۔ اس طرح فتح انسان کے ہاتھ رہتی ہے۔ یعنی یہودی نظریہ نسل انسانی کا سانپ کو کچلنے کا ہے۔ ان کے ہاں مسیحی عقائد کے گورکھ دھندا کی کوئی گنجائش نہیں۔

(۲) مسیح کی تقریباً تین سالہ تبلیغی زندگی

پندرہ روزہ کاتھولک نقیب لاہور بابت دسمبر ۸۳ء صفحہ ۱۶ کالم ۳ میں لکھا ہے: "وہ ۳۳ سال تک ان کے درمیان اپنے اعمال و کردار اور افکار کے ذریعے اپنے مسیح ہونے کا ثبوت مہیا کرتے رہے"
مسیحی جریدہ کا مذکورہ دعوئ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے۔
(۱) ہمارے پاس مسیح کی ۳۳ سالہ نہیں محض ۳، ۴ سالہ زندگی کا ریکارڈ ہے ڈاکٹر بلیکی لکھتے ہیں: "تقریباً تیس سال تک ناصرت خدا کے مجسم بیٹے کا مسکن رہا۔ متبرک تاریخ میں اس عرصہ کے صرف ایک واقعہ کا پتہ چلتا ہے" (یہ واقعہ انجیل لوقا ۲: ۴۱-۵۰) میں مرقوم ہے۔
تواریخ بائبل مصنفہ پادری ولیم جی بلیکی ڈی ڈی ترجمہ پادری طالب الدین بی اے مطبوعہ ۱۹۵۵ء (صفحہ ۴۰۶)
(۲) مسیح کی معلومہ ڈھائی تین سالہ زندگی کے بھی مکمل حالات معلوم نہیں ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی میں پریسبیٹرین چرچ آف انگلینڈ کے تھیولوجیکل پروفیسر

عہد جدید پادری چارلس اینڈرسن سکاٹ ایم۔ اے ڈی ڈی لکھتے ہیں :۔
"حساب لگایا گیا ہے کہ ہمارے پاس مسیح کی زندگی کے پچاس سے زیادہ دنوں کا ریکارڈ نہیں ہے۔"

انجیل متی ۱۶ : ۲۰ میں مسیح کا اپنا قول ان الفاظ میں مرقوم ہے :۔
"اس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں" (انجیل متی)
امید ہے کہ معزز قارئین مسیحی دعویٰ کی حیثیت خود ہی تعین کر سکیں گے۔

نبی کی پیش گوئی

موجودہ اردو بائبل کتاب استثناء میں ایک نبی کے برپا ہونے کی پیش گوئی ان الفاظ میں مرقوم ہے۔ "میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔" (استثناء ۱۸ : ۱۸)

مسیحی اسے مسیح کی پیشگوئی قرار دیتے ہیں جبکہ یہ پیش گوئی مسیحؑ کی نسبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔ پادری برکت اللہ بائبل کا موجودہ اردو ترجمہ ۱۹۳۰ء کرنے والی چھ رکنی کمیٹی کے ایک فاضل ممبر تھے۔ جب انہوں نے مذکورہ صورت حال ناقابلِ قبول حد تک خطرناک دیکھی تو ترجمہ یوں تجویز کیا :
"میں ان کیلئے ان کے بھائیوں کے درمیان تیری مانند نبی برپا کرتا رہوں گا۔"
تاکہ پیشگوئی کسی ایک مخصوص نبی (مسیحؑ نہیں تو محمدؐ) کے لئے بھی نہ رہ جائے۔
(تفصیلات توراتِ موسوی اور محمدؐ عربی مصنفہ پادری برکت اللہ مطبوعہ ۱۹۵۱ء صفحہ ۶۸)

ہفتہ کی اتوار میں تبدیلی

کاتھولک مسیحی۔ سبت کے ضمن میں رومن کیتھولک نظریہ یہ ہے :۔

"خدا نے حکم دیا کہ سبت کا دن پاک رکھنا یاد کر" چونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح اتوار کے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اور اسی دن روح القدس رسولوں پہ نازل ہُوا۔ اس لئے رسولوں کے زمانہ ہی سے مسیحیوں نے سبت (سنیچر) کی بجائے اتوار کو خداوند کا دن مقرر کر کے اسے پاک رکھنا شروع کیا۔

(کاتھولک کلیسیا کی مسیحی تعلیم صفحہ ۱۷۳)

بائبل میں سبت یعنی ہفتہ کا دن مقدس ماننے کے الفاظ یہ ہیں:

"یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا" (خروج ۱۹:۸)

(۱) حکم درج کرنے وقت الفاظ میں تبدیلی نوٹ فرمائی نا؟

(۲) خدا کا حکم تھا۔ سبت ماننا۔ لیکن مسیحیوں نے از خود ہی سبت کی بجائے اتوار کو خداوند کا دن مقرر کر کے اسے پاک رکھنا شروع کر دیا۔

کیا اتوار کو سبت میں تبدیل کر کے مسیحیوں نے کتاب مقدس کو تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی ہے؟

پروٹسٹنٹ:- یار لوگ اتوار کو مقدس مانتے ہیں۔ لیکن مقام شکر ہے کہ ناک سیدھے رُخ پکڑی ہے۔ علی الاعلان لکھا ہے:

"اصل بات یہ ہے کہ اتوار سبت کا بدل نہیں ہے۔ سبت ختم شد

(A DICTIONARY OF THE BIBLE BY
JAMES HASTINGS: 1906, VOL.4
P. 319. COL.1)

کتابت۔ عبد المجید امجد